روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۲۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱	منگل ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۵ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۵ نومبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت اور ادب اطاعت کی بنیاد ہے

"سچی اطاعت ادب کے بغیر ممکن نہیں۔ وہ کھوکھلی رسمی اطاعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو ہمیشہ اطاعت کرنے والے کے لئے خطرہ بنی رہتی ہے۔ پس جب امیر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ محبت اور ادب کا تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ

نے

تحریکِ جدید کے سالِ نو کے افتتاح کا اعلان فرما دیا

احبابِ جماعت کو سالِ نو مبارک ہو۔ سالِ نو کیلئے شایانِ شان قربانیاں پیش کی جائیں

بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے اٹھاونویں ۵۸ سال کے افتتاح کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ بتاریخ یکم نومبر ۱۹۹۱ء کے ذریعہ فرمادیا ہے۔ جماعت کے مرد و زن اور چھوٹے بڑے نئے سال کی ضروریات کے لئے اپنے پیارے امام کے حضور پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور ثوابِ دارین حاصل کریں۔ پاکستان مرکز پاکستانی جماعتوں سے اوّلین موقع پر وعدہ جات کی فہرستوں کے لئے چشم براہ ہے۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا سنہری اصول مدِّنظر رہے تو کوئی جماعت مسابقت کے ثواب سے محروم رہنا گوارا نہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیقِ سعید بخشے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

خدا کی محبت کے بغیر سب عبادتیں ضائع ہو جاتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دنیا میں بڑے بڑے عبادت گزار اور جبہ پوش اور دستار بند لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق انسان اپنی فطرت سے محسوس کرتا ہے کہ یہ تقویٰ سے خالی لوگ ہیں۔ بے معنی اور بے حقیقت لوگ ہیں۔ ان کے اندر کشش کی بجائے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اپنی طرف جذب کرنے کی بجائے وہ دھکا دینے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں رعونت دکھائی دیگی مگر پیار سے خالی لوگ ہوتے ہیں کیونکہ جن کی عبادتیں اللہ کے پیار سے خالی ہوں ان کے تعلقات دنیا کے پیار سے بھی خالی ہوجایا کرتے ہیں یعنی وہ خود دنیا کی طرف جھکتے ہیں مگر دنیا والوں کے لئے ان کے دلوں میں سچا پیار نہیں ہوتا۔ پس دنیا سے پیار ہونا اور چیز ہے اور اہلِ دنیا سے پیار ہونا اور چیز ہے۔ اہلِ دنیا سے پیار صرف اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے پیار ہو۔

پس تمام جماعت کو اب اس پہلو پر زور دینا چاہیئے اور اپنی عبادتوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کیا پتہ ہم ساری عمر عبادتیں کرتے رہے ہوں اور ساری عمر چندے بھی دے رہے ہوں لیکن خدا کی محبت غالب نہ ہو تو یہ ساری چیزیں ضائع ہو رہی ہوں۔ اس لئے جب سودے کرتے ہیں تو سودوں کی قیمت وصول کرنی ہے ایسی زندگی کا کیا فائدہ کہ انسان قربانی بھی کر رہا ہو اور قربانی کا حاصل بھی کچھ نہ ہو۔ ایک ایسی جگہ کاشت کر رہا ہو جو زمین پیداوار کی اہلیت نہیں رکھتی۔ میں نے دیکھا ہے بعض بیچارے زمیندار لوگ ساری عمر ایسی زمین پر ٹکریں مارتے رہتے ہیں جہاں سے نکلتا کچھ نہیں۔ وہ قرضوں میں دبے رہتے ہیں بچے ان کے نوکریاں کر کے ان کو پال رہے ہوتے ہیں لیکن وہ زمین کا پیچھا نہیں چھوڑتے تو وہی کاشت، وہی محنت اچھی ہے جس کے نتیجے میں پھل حاصل ہو۔ بس اگر عبادتیں کرنی بھی ہیں تو پھل دار عبادتیں کریں۔ اگر چندے دیتے ہیں تو پھل دار چندے دیں۔ اگر عوام الناس کی خدمت کرنی ہے تو ایسی خدمت کریں جس کے نتیجے میں آپ کو کچھ حاصل ہو اور اس میں دونوں طرف محبت کی شرط رکھ دی گئی ہے۔ اگر محبت سے عبادتیں کروگے۔ اگر محبت سے نمازیں قائم کروگے اگر محبت سے صدقات دوگے تو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی ہوگی

باقی صـ ۸ پر

درخواستِ دعا

○ مکرم عباد اللہ گیانی صاحب سابق مینجر الفضل آج کل امریکہ میں ہیں۔ وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ اُن کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ محترم گیانی صاحب کی صحت وتندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے ایک ساتھی مکرم ملک محمد دین صاحب جو ضعیف العمر بھی ہیں سخت علیل ہیں۔ ان کو پراسٹیٹ گلینڈ اور ہرنیا کی تکلیف ہے۔ اسی طرح مکرم رانا نعیم الدین صاحب گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام اسیران راہ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت وعافیت سے رکھے اور ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب آف کوئٹہ ابن ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب (آف ایران) ۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور سلسلہ سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے۔ احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اُن کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ر نبوت ۱۳۷۰ ہش   ۵ر نومبر ۱۹۹۱ء

سچ اور جھوٹ کی قسمیں

اگر ہم یہ کہیں کہ سچ کی بھی قسمیں ہیں اور جھوٹ کی بھی قسمیں ہیں تو شاید ہمارے بعض قارئین حیرت کا اظہار کریں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سچ کی بھی قسمیں ہیں اور جھوٹ کی بھی۔ اسی لئے تو عدالت میں یوں قسم دلوائی جاتی ہے کہ میں سچ بولوں گا اور بالکل (یا مکمل) سچ بولوں گا اور اس کے سوا کچھ نہیں بولوں گا۔ الفاظ تو اس قسم کے ہمیں یاد نہیں لیکن بات کچھ ایسی ہی کہلوائی جاتی ہے۔ سچ پورا سچ بھی ہو سکتا ہے اور اس میں ملونی بھی ہو سکتی ہے ملونی ہوگی تو وہ کچھ کچھ سچ ہوگا اور کچھ کچھ جھوٹ۔ اور یہ بات بھی ہو سکتی ہے جو یوں تو سچ نظر آتی ہو لیکن ہو جھوٹ۔ اور یہ بات بھی ہو سکتی ہے کہ ایک کو سچ نظر آئے اور دوسرے کو جھوٹ۔ ان سب باتوں سے پتہ چلا کہ سچ کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح جھوٹ کا معاملہ ہے بعض اوقات ہم جھوٹ کو جھوٹ نہیں کہتے بلکہ غلط بیانی کہتے ہیں۔ یعنی اگر دوسرے کے جذبات کو مجروح نہ کرنا چاہیں تو اس کے جھوٹ کو بھی جھوٹ کہنے کی بجائے غلط بیانی کہتے ہیں۔ اور اگر دوسرے کی بات اس کے منہ پر مارنی ہو تو اس کی غلط بیانی کو جھوٹ کا نام دیتے ہیں۔ اور اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہی بول رہا ہے۔ الغرض جھوٹ کی بھی قسمیں ہوتی ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سچ کی سب سے اچھی قسم۔ یعنی سچ اور مکمل سچ۔ پر عمل پیرا ہوں۔ ایسا سچ جس میں غلط بات کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جس میں ایچ پیچ نہ ہوں۔ جسے قولِ سدید بھی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں قولِ سدید ہی اس کے لئے زیادہ موزوں لفظ ہے۔ اور ایسا صرف اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ہم ہر بات کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں۔ اور غور کرتے رہیں حتٰی کہ یہ ہماری طبیعتِ ثانیہ بن جائے۔ ہم میں کوئی بھی فریب نہ رہے۔ ہماری بات سیدھی سادی ہو۔ ایسا کرنے سے ہمیں اطمینانِ قلب بھی حاصل ہوگا اور ہم غیر ضروری نقصانات سے بھی بچ جائیں گے۔

پس ہمیں ہر بات میں غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اور اس غور و فکر کے نتیجہ میں ہمارے قول اور ہمارے فعل میں درستگی کی کیفیت پیدا ہونی چاہیئے۔ یہی بات ہماری راست روی کی ضامن ہو سکتی ہے۔

اگر ہم غور و فکر کی عادت نہ ڈالیں اور بغیر سوچے سمجھے باتیں کرتے رہیں تو اس بات کا امکان ہے کہ ہمارا سچ بھی پورا پورا سچ نہ ہو اور ہم جھوٹ سے بھی پوری طرح بچ نہ سکیں۔

سماعت دی ہے تو کچھ بات بھی کر
نظر کے واسطے جلوے بھی دکھلا
میں کیوں سنتا رہوں لوگوں کی باتیں
کبھی تو اپنی محفل میں بھی بلوا

ابوالاقبال

کیا کرو گے جو تمہیں کوئی بہانہ نہ ملا
شہر تو شہر ہے گھر میں بھی ٹھکانہ نہ ملا

سوچ کو تم نے غلط راہ پہ ڈالا کیوں تھا
تم زمانہ سے ملے تم سے زمانہ نہ ملا

یہ انا ہی کا کرشمہ ہے، حقیقت تو نہیں
اپنے گھر جیسا تمہیں کوئی گھرانہ نہ ملا

جن سے میں عسر میں اور یسر میں یک جان رہا
میرے افسانے سے ان کا بھی فسانہ نہ رہا

ہمنوا تھی مری ہر سانس ترانے کی مگر
زیست کے ساز پہ گانے کو ترانہ نہ ملا

ہم نے کھودا ہے بہت دل کی زمیں کو لیکن
کس سے کہیئے کہ ہمیں کوئی خزانہ نہ ملا

زندگی میں کوئی آگے ہے کوئی پیچھے ہے
اس سفر میں تو کوئی شانہ بہ شانہ نہ ملا

لمحہ دو لمحہ سے بڑھ کر کبھی فرصت نہ ملی
مل گئی ہم کو زمیں اور زمانہ نہ ملا

ہیں سبھی لوگ خورونوش میں آزاد منش
ہم اسیروں کو تہِ دام بھی دانہ نہ ملا

میں نے کیوں ہنس کے تری سمت اٹھائی تھی نظر
روٹھنے کا تجھے کچھ اور بہانہ نہ ملا

مل گیا اوروں کو مرنے کا بہانہ بھی نسیم
ایک تم ہو تمہیں جینے کا بہانہ نہ ملا

نسیم سیفی

معاشرے میں خصوصاً دیہاتی ماحول میں بعض ایسے امور ہوتے رہتے ہیں جو شرک اور بدعت پر مبنی ہوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے امور پر حضرت بانی سلسلہ اور ائمہ جماعت کی تعلیمات کو ذہن میں رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے۔

"زبان"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سے اعضاء دیئے ہیں۔ آنکھ دی ہے جس سے ہم رنگوں اور شکلوں کو دیکھتے ہیں۔ کان دیئے ہیں جن سے ہم صوتی لہروں کو سنتے ہیں۔ ناک دی ہے جس سے ہم خوشبو اور بدبُو سونگھتے اور حظ اٹھاتے یا تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ہاتھ دیئے ہیں جن سے ہم پکڑنے کا کام لیتے ہیں اور زبان دی ہے جس سے ہم چکھتے اور بولتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

ان سب اعضاء میں زبان کو ایک خاص اور بڑا اہم مقام حاصل ہے اس لئے کہ ہم اس سے صرف چکھتے ہی نہیں بلکہ بولتے اور بیان بھی کرتے ہیں۔ آنکھیں صوتی لہروں کو سن نہیں سکتیں۔ کان خوبرو اور بدرُو میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ یہی حال دوسرے اعضاء کا ہے جن کا عمل ایک محدود دائرہ میں بند ہے۔ زبان کا حال اس سے مختلف ہے۔ ہمارا ہر وہ عضو جو اپنے محسوسات کو ہمارے دماغ کو پہنچاتا ہے اور خود ہمارا دماغ جو ان محسوسات کو سمجھتا ان پر غور و فکر کرتا اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے، وہ ان نتائج کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے زبان یا بیان کا محتاج ہے اور قوّتِ بیان ہی ہے جو انسان کو چرند و پرند اور دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ نے انسان کو بنایا اور اسے قوت بیان بخشی۔

آؤ اب دیکھیں کہ ہمارے ہادی و مطاع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی استواری اور صحیح استعمال کے لئے ہمیں کیا ہدایات فرمائی ہیں، ہم پر اس بارہ میں کونسی پابندیاں عائد کی ہیں اور اسکے صحیح استعمال کے لئے کون سے راستے آپؐ نے ہم پر کھولے ہیں۔

اس تعلق میں میں پہلے نواہی کو لوں گا اور پھر اوامر کو۔ میں پہلے بڑے ہی اختصار کے ساتھ ان اوامر و نواہی کا ذکر کروں گا اور پھر اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کو بے کم نسبتاً تفصیلی نوٹ آپ دوستوں کے سامنے پیش کروں گا۔

اس وقت اس سلسلہ میں میں مندرجہ ذیل بیس۲۰ نواہی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جن کے ماخذ قرآن کریم اور احادیث نبوی صلعم ہیں مگر انکے حوالہ جات میں اللہ نے چاہا تو اپنے تفصیلی نوٹ میں پیش کرونگا۔

۱۔ جھوٹ مت بولو۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ بہت سی بدیوں اور بداعمالیوں کا یہ منبع ہے اور نفاق کی ایک بڑی علامت۔

۲۔ جھوٹے وعدے نہ کرو۔ غلط امیدیں دلا کر اپنے کام نکالنا تمہاری شان سے بعید ہے (اپنے وعدے پورے کرو) تمہارا طرۂ امتیاز اور (صاحب ایمان کا وعدہ کسی ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کی طرح ہے) تمہارا مقام ہے۔

(نوٹ) جھوٹ کا تعلق ماضی کے واقعات سے ہوتا ہے اور جھوٹے وعدے مستقبل سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذکورہ بالا ہر دو نواہی سے اسلام نے ماضی اور مستقبل سے تعلق رکھنے والے ہر دو قسم کے جھوٹ کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔

۳۔ غیبت کی باتیں نہ کرو۔ تمہاری فطرتِ صحیحہ اسے پسند نہیں کرتی کہ کسی شخص کی پیٹھ پیچھے اس کے متعلق ایسی باتیں کرو خواہ سچی ہی کیوں نہ ہوں جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔

۴۔ تہمت کے بول نہ بولو کہ جھوٹ اور افترا کا یہ مجموعہ ایک نہایت ہی گھناؤنا عیب ہے۔

۵۔ چغلی نہ کھاؤ۔ اِدھر کی اُدھر لگانے سے تمہیں تو کچھ حاصل نہ ہوگا مگر اس سے ...... اخوت کی جڑیں ضرور کھوکھلی ہو جائیں گی۔

۶۔ دو رُخی باتیں نہ کرو کہ یہ تمہاری بزدلی کا ایک بھیانک مظاہرہ ہوگا اور فتنے کے کئی دروازے اس سے کھلیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ بھی جو دو رُخے ہیں یعنی اس کے پاس جا کے ایک بات اور دوسرے کے پاس (اس کو خوش کرنے کے لئے) دوسری بات کہنے والے قیامت کے دن خدا کے شریر ترین بندوں میں شمار ہونگے۔

۷۔ خوشامدانہ باتیں نہ کرو۔ کہ:۔

(ا) خوشامد مبالغہ اور افراط کی طرف لے جاتی ہے اور مبالغہ اور افراط جھوٹ ہی کی ایک قسم ہے۔

(ب) خوشامد سے ظاہر و باطن ایک نہیں رہتا۔ دل میں کچھ ہوتا ہے زبان پر کچھ اور۔

(ج) خوشامد سے تم اپنے ممدوح میں خوشامد پسندی اور اخلاقی گراوٹ پیدا کرنیکا موجب بنتے ہو۔

۸۔ لایعنی باتیں نہ کرو۔ بے تعلق باتوں میں الجھ کر وقت کو ضائع اور نیکیوں کو برباد نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایعنی باتوں کو چھوڑنا ایک اچھا نمونہ ہے۔

۹۔ فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ اتنی ہی بات کرو جتنی کی ضرورت ہے۔ ایک بول سے مقصد حاصل ہوتا ہو تو دو بول نہ بولو۔ ارشادِ نبوی ہے کہ بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے قوّتِ گویائی کی بہتات کو (ذکرِ الٰہی کے لئے) محفوظ رکھا مگر اپنے مال کی کثرت میں سے خدا کی راہ میں دے دھڑلے سے خرچ کیا۔

۱۰۔ گناہ کی باتیں نہ کرو۔ کہ گناہ اور بدی کی باتوں، ایکٹرسوں کی خوبصورتی کے فسانوں، شراب خوری کی مجالس کے قصوں اور فسق و فجور کی کہانیوں سے بدی سے نفرت کا فطری میلان کم ہو جاتا اور حجاب اٹھ جاتا ہے۔ بدی کی باتیں بدی کی راہیں کھولتی ہیں۔

۱۱۔ خود رائی اور خود نمائی کیلئے دوسروں پر نکتہ چینی نہ کرو۔ تعلّی اور تنقیص کا خمیر صرف سڑاند ہی پیدا کرتا ہے۔ دوسروں کے حقیقی نقائص بھی ہماری بڑائی کی دلیل نہیں بن سکتے۔

۱۲۔ جھگڑالو نہ بنو۔ بات بات پر جھگڑا کرنا بھی کوئی بات ہے؟ اونچی آواز سے بولنا، غصہ سے باتیں کرنا اور لمبی لمبی تقریریں ناحق کو حق نہیں بنا سکتیں۔

۱۳۔ تصنع اور بناوٹ سے باتیں نہ کرو...... دینِ فطرت اور ایک سیدھا سادھا مذہب ہے اور سیدھی سادھی، باموقع اور برمحل باتوں ہی کو پسند کرتا ہے۔ انتخابِ الفاظ میں تکلف بیان میں تصنّع اور بناوٹ اُسے پسند نہیں۔

۱۴۔ فحش کلامی، بدزبانی اور گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ کہ یہ خبث اور کمینگی کی علامتیں ہیں۔ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بدزبانی سے بچنے پر اس قدر زور دیا ہے کہ رؤسائے کفر جو بدر کے میدان میں مارے گئے تھے انہیں گالی دینے سے بھی صحابہ کرامؓ کو منع فرما دیا تھا۔

۱۵۔ کسی پر لعنت مت بھیجو۔ انسان کو خدا سے دور لے جانے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ کفر اور ظلم۔ کافر و ظالم کے علاوہ کسی اور پر لعنت بھیجنا ہمارے خدا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ نے ایک موقع پر جب اپنے ایک صحابی کو اپنی سواری پر لعنت بھیجتے سنا تو اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم اس ملعون سواری کے ساتھ ہماری معیت میں سفر کر رہے ہو؟

۱۶۔ افشائے راز نہ کرو۔ کہ اس سے دوستوں کے حقوق پامال ہوتے ہیں یہ بھی یاد رکھو کہ راز صرف وہی نہیں جسے بات بیان کرنے والا راز کہے، بلکہ ہر وہ بات جو تم سے کہی گئی ہے کسی کا راز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تم سے کوئی بات کہہ کر چلا جاتا ہے تو اس کی بات تمہارے پاس بطور امانت رہ جاتی ہے۔ پس امانت میں خیانت نہ کرو یہ ایک کمینہ اور تکلیف دہ حرکت اور عادت ہے۔

۱۷۔ تمسخر و استہزاء کی باتیں نہ کرو اور کسی کو بھی اپنے سے حقیر نہ سمجھو۔

۱۸۔ ہنسی ٹھٹھے کی باتوں ہی میں زندگی گزار دینے کو اپنا مقصد نہ بناؤ۔ مزاح اپنی حدود میں رہے تو بُرا نہیں مگر...... پیشہ ور مسخروں کو پسند نہیں کرتا اور نہ خدا نے انسان کو اس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔

۱۹۔ شعر و شاعری بری نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر میں حکمت کی باتیں ملتی ہیں مگر اپنی سب ذمہ داریوں کو بھلا کے اور مقصدِ حیات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے شعر و شاعری ہی میں اپنی زندگی گنوا دینا مومن کو زیبا نہیں دیتا۔ "زبان" اس میدان میں بھی جب اپنی حدود کو پھلانگ جاتی ہے تو شیطان کے پاؤں میں لڑکھڑاتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۲۰۔ کسی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ اپنے علم و فہم سے بالاتر بحثوں میں اُلجھے۔ کہ اس سے فتنوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ تحقیق و ریسرچ کا دروازہ تو ہر ایک کے لئے کھلا ہے مگر محض فلسفیانہ بحثیں جن کا انسان کی دینی یا دنیوی فلاح کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو ان میں الجھے رہنے سے بھی منع کیا گیا ہے کام کی بات کرو اور زبان کے چسکے سے پرہیز کرو۔

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوراک میں انقلابی تبدیلیاں؟

ایک عزیز آئے ان کے ہاتھ میں ایک موٹی سی انگریزی زبان کی کتاب تھی۔ وہ مسلسل مسکرائے جا رہے تھے۔ کہنے لگے آپ کے لئے یہ کتاب لایا ہوں۔ آپ کو بہت سارا کام کرنا پڑتا ہے۔ صحت کا بھی خیال رکھا کریں۔ یہ کتاب خوراک کی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ آپ کو اس کے مطابق کھانے کا سارا نظام بدل دینا چاہیئے۔ یہ کتاب لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں بک چکی ہے۔

وہ کتاب میرے پاس چھوڑ گئے۔ چند دنوں کے بعد پھر آئے۔ پڑھی وہ کتاب میں نے کہا ابھی تو موقع نہیں ملا۔ چند روز کے بعد پھر آئے پھر پوچھا۔ پڑھی وہ کتاب۔ میں نے کہا بس مصروفیت ہی ایسی ہے کہ پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا یہ جواب سن کر وہ کتاب لے گئے۔

بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کتاب آپ نے ایک عزیز سے کہہ کر جو لندن میں رہائش پذیر ہیں حضور انور کو بھی بھجوائی اور اس طرح ایک کاپی ایک عزیز کو پاکستان میں جو ایک انگریزی روزنامہ میں کام کرتے ہیں کو بھی بھجوائی۔ اس عزیز کا نام ہے رشید اختر۔

رشید اختر صاحب نے کتاب کا مطالعہ کیا اس کا خلاصے کے طور پر وہ مضمون لکھا جو انہوں نے روزنامہ "نیوز" میں شائع کروایا۔ اس مضمون کا اردو ترجمہ اب ہم قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں مندرجہ خیالات سے آپ اتفاق کریں یا اختلاف یہ آپ کا کام ہے۔ بہرحال دنیا میں خوراک کے سلسلہ میں ایک اہم کتاب کا خلاصہ آپکی خدمت میں پیش ہے۔ رشید اختر صاحب کے انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب (کارکن دفتر الفضل) نے کیا ہے (نسیم سیفی)

تیسری دنیا کے لوگ عموماً یہ سنتے ہیں کہ کس طرح آرٹ اور سائنس کے انقلابات میں مغرب ان کو پیچھے چھوڑ رہا ہے اور اب تو ہم نے اس پر سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ لیکن خوراک اور غذائیت کے سلسلے میں جو انقلاب آ رہا ہے اس کے متعلق تو ہمیں سوچنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اس کا اثر فوری طور پر ہماری زندگی اور ہماری صحتوں پر پڑنے والا ہے اور اس کے علاوہ اگر ہم نے اس سے بے اعتنائی برتی تو پھر مغرب علاوہ اوپر بیان کئے گئے نقصان کے ہمارا تجارتی استحصال بھی کرتا رہے گا۔

مغرب میں نئی سائنسی تحقیق کے مطابق خوراک اور غذائیت کی بے شمار چیزیں متروک قرار دے دی جائیں گی اور ایسی مضر صحت اور کینسر جیسی بیماریاں پیدا کرنے والی چیزوں سے تیسری دنیا کے ممالک کی منڈیاں بھر دی جائیں گی۔

صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک دنیا میں سب سے زیادہ خوراک استعمال کرتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ انہی ممالک کے لوگ دنیا میں سب سے زیادہ دل کی بیماریوں اور ہر قسم کے کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں چار میں سے تین افراد کسی نہ کسی قسم کی دل کی تکلیف یا کسی نہ کسی قسم کے کینسر میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ کئی دہاکوں پر پھیلی ہوئی وسیع تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مغربی ممالک کے لوگوں میں ان بڑھتی ہوئی بیماریوں اور ان کی غذائی عادات میں ایک خاص تعلق ہے۔ کچھ چونکا دینے والے ایسے انکشافات ہوئے ہیں۔ جنہوں نے غذا کے متعلق عرصہ سے قائم شدہ خیالات کی تردید کر دی ہے۔ مثلاً ان میں سے ایک چار گروپس والی تھیوری ہے۔ اس تھیوری کی رو سے ہر انسان کے کھانے میں انسانی جسم کے لئے ضروری چار اجزاء پروٹین، کاربوہائڈریٹ وٹامن اور نمکیات ہونے لازمی ہیں۔ اس نام نہاد متوازن خوراک کی تھیوری میں خوراک کے انہضام کی کیمسٹری کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا تھا اور اسی وجہ سے اس تھیوری نے نسل انسانی کو کسی بھی دوسرے حادثہ سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ وسیع تجربات نے یہ بات حتمی طور پر ثابت کر دی ہے کہ ہمارا معدہ ایک وقت میں صرف ایک ہی قسم کا کھانا ہضم کر سکتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہمیں ایک ہی کھانے میں کاربوہائڈریٹ اور لحمیات کو ملا کر نہیں کھانا چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ڈبل روٹی اور پنیر، گوشت اور آلو، دودھ اور اناج بیک وقت نہیں کھانے چاہئیں۔ نشاستے والی اشیاء جو کہ کاربوہائڈریٹس ہی ہیں کو ہضم کرنے کے لئے جسم خاص قسم کا لعاب پیدا کرتا ہے جو کہ ایک القلی ہوتی ہے۔ جبکہ گوشت اور دوسری حیوانی لحمیات کو ہضم کرنے کے لئے تیزابی جوسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ جب ہم گوشت اور نشاستے والی چیزیں ایک ہی وقت میں کھائیں گے تو دونوں کو ہضم کرنے کے لئے القلی اور تیزابی دونوں قسم کے جوس پیدا ہونگے۔ جو کہ ایک دوسرے کو ختم کر دیں گے اور اسطرح خوراک ہضم نہیں ہوگی اور کچھ دیر بعد وہ اندر ہی سڑنا شروع کر دے گی۔ جس کے نتیجہ میں زہریلے مادے پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ معدے کا کینسر ایسے ہی زہریلے مادوں سے پیدا ہوتا ہے۔

جدید تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ انسانی جسم CYCLES سائیکلز میں کام کرتا ہے۔ ماڈرن صحت کے اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ صبح کو بھرپور ناشتہ کرنا چاہیئے۔ لیکن جسم کے سائیکلز میں کام کرنے کی تحقیق نے اس تھیوری کے پرخچے اڑا دئے ہیں۔ صبح چار بجے سے لے کر دن کے بارہ بجے تک انسانی جسم مواد خارج کرنے کے سائیکل (ELIMENATION - CYCLE) میں ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رات بھر میں خوراک سے غذائی حصہ جذب کر لینے کے بعد صبح کے وقت جسم خوراک کے باقی فضلہ کو باہر نکالنے کا عمل شروع کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوپہر تک کسی قسم کی ٹھوس غذا نہیں کھانی چاہیئے۔ ورنہ فضلہ باہر نکالنے کا عمل متاثر ہوگا اور اگر اس کے خلاف عمل کیا جائے اور یہ عمل برسوں پر ممتد ہو جائے تو اس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس وقت صرف وہ خوراک کھائی جانی چاہیئے جس میں پانی کا عنصر زیادہ ہو۔ مثلاً پھل یا پھلوں کے جوس کیونکہ ایسی خوراک صفائی کے عمل میں ممد ہوتی ہے۔

پھلوں کے متعلق بھی بعض حیران کن باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ انسان کے لئے حیاتیاتی طور پر (Biologically) پھل سب سے مناسب غذا ہے۔ پھلوں میں پانچوں عناصر صحیح تناسب میں موجود ہوتے ہیں۔ جس کی انسانی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔ (یعنی گلوکوز امینو ایسڈز۔ وٹامن۔ نمکیات اور فیٹی ایسڈز) پھل کا سب سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو نہار منہ کھایا جائے۔ لیکن اگر اس کو دوسری خوراک کے ساتھ یا کھانے کے بعد کھایا جائے تو پھر اس میں بھی سڑنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے اس میں موجود زندگی بخش اجزا اپنی افادیت کھو بیٹھتے ہیں۔

اسی طرح سے گوشت اور گوشت سے متعلق بہت سی چیزوں کے متعلق عرصہ سے تسلیم کئے جانے والے خیالات بھی غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ گوشت کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حیوانی پروٹین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن ہم لوگ جسطرح گوشت کا استعمال کرتے ہیں اس سے اس میں غذائیت بہت کم رہ جاتی ہے۔ یہاں یہ بتا دینا بھی مناسب ہوگا کہ ہمارا جسم اپنی ضرورت کی پروٹین باہر کی اشیاء سے حاصل نہیں کرتا بلکہ یہ امینو ایسڈز اس نباتاتی یا حیوانی خوراک کو ہضم کر لینے کے بعد حاصل ہوتے ہیں اور یہ ایسڈ بعد میں جسم کے اندر عمل کر کے جسم کے لئے پروٹین بناتے ہیں امینو ایسڈ بہت نازک ہوتے ہیں۔ اگر ان کو پکایا جائے یا گرم کیا جائے تو وہ خراب ہو جاتے ہیں اور اس شکل میں ہمارا جسم ان کو ہضم نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر ہمیں گوشت سے امینو ایسڈ حاصل کرتے ہیں تو پھر اس کو کچا کھانا پڑے گا۔ امینو ایسڈز کی تعداد تقریباً آٹھ ہے جن کو ہمارے جسم خوراک سے حاصل کرتے ہیں۔ کئی سبزیاں اور پھل مثلاً کیلا۔ ٹماٹر وغیرہ ایسے ہیں جن میں یہ تمام کے تمام موجود ہوتے ہیں۔ ان کو ہضم کرنا بھی آسان ہوتا ہے۔ اور ان میں موجود امینو ایسڈز کی تعداد بھی گوشت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ انسان کا جسم گوشت کھانے کے لئے نہیں بنایا گیا۔ گوشت کو ہضم کرنے کے لئے ہائڈروکلورک ایسڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی لئے ایک گوشت کھانے

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب حیات

سونے اور بیدار ہونے کے آداب

① اگر ہو سکے تو سونے سے پہلے نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

② رات کا اندھیرا پھیلنے کے وقت بچوں کو گھروں میں روک لینا چاہیئے اور انہیں باہر بے مقصد پھرنے کے لئے جانے نہ دیا جائے۔

③ سونے سے پہلے رات کو آگ بجھا دینی چاہیئے۔

④ رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر گھر کے دروازے بند کر کے سونا چاہیئے اسی طرح چراغ گل کر کے سونا چاہیئے اور خدا کا ذکر کیا کریں۔

⑤ رات کو سونے سے پہلے پانی اور کھانے کے برتن ڈھانک کر سونا چاہیئے۔

⑥ خواب گاہ میں جانے سے پہلے اور بستر پر لیٹنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیئے

⑦ بستر پر لیٹنے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا چاہیئے۔ تاکہ سوتے وقت بے آرامی محسوس نہ ہو۔

⑧ عشاء سے پہلے سونا نہیں چاہیئے اور عشاء کی نماز کے بعد بے مقصد باتیں نہیں کرنی چاہئیں لیکن وعظ و نصائح اور علمی مذاکرات کرنا جائز ہے۔

⑨ دائیں پہلو پر لیٹنا چاہیئے اور دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر سونا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں۔

⑩ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔

⑪ پیٹ کے بل نہیں لیٹنا چاہیئے پشت پر لیٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

⑫ سوتے وقت اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو آنکھ کھل جانے پر اسے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ اور کروٹ بدل لینی چاہیئے۔

⑬ اگر صحت ہو تو رات کے پچھلے پہر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرنی چاہیئے یہ نماز اگرچہ فرض نہیں لیکن خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

⑭ نیند کے بعد بیدار ہونا ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہونا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

⑮ بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنی چاہیئے۔

⑯ صبح اٹھ کر اللہ کا نام لے کر وضو کرنا چاہیئے۔

⑰ صبح کے وقت اٹھ کر وضو کے بعد نماز پڑھنی چاہیئے۔

⑱ صبح اٹھ کر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیئے۔

⑲ صبح اٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت بھی کرنی چاہیئے۔

⑳ صبح بیدار ہونے پر ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

والے جانور کا سسٹم انسانی جسم سے دس گنا زیادہ مقدار میں ہائیڈروکلورک ایسڈ پیدا کرتا ہے۔ گوشت کی طرح دودھ کے متعلق بھی اب متضاد باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ بچپن کے بعد کی تمام زندگی میں انسانی جسم میں ایسے انزائیم پیدا ہی نہیں ہوتے جو دودھ کو ہضم کر سکیں۔ مثلاً لیکٹین اور رینین جو دودھ کو توڑنے کے کام آتے ہیں۔ تین سال کی عمر کے بعد یہ انسانی جسم سے غائب ہو جاتے ہیں اور یہ انزائیم بھی صرف ماں کے دودھ کو ہضم کرنے کے لئے فائدہ مند ہیں جبکہ گائے کا دودھ انسانی دودھ سے ترکیب میں مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو یہ انزائیم ہضم کرنے میں مدد نہیں دے سکتے۔ کیسین (CASEIN) جو ایک بہت ہی مضبوط اور ریشہ دار مادہ ہوتا ہے ہر قسم کے دودھ میں ملتا ہے۔ لیکن انسانی دودھ کے مقابلے میں گائے کے دودھ میں یہ مادہ ۳۰۰ فی صد زیادہ ہوتا ہے۔ جب گائے کا دودھ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو اس کی کیسین (CASEIN) سخت ہو جاتی ہے اور آنتوں کی اندر کی طرف چپک جاتی ہے اور غذا کو جذب نہیں ہونے دیتی۔ اس کے استعمال کرنے والوں کو نتیجتاً جسم میں شدید تھکن محسوس ہوتی ہے۔ دودھ کے استعمال سے جسم میں بلغم (MUCUS) پیدا ہو جاتی ہے اگر اس بلغم کی (MUCUS) کی مقدار جسم میں زیادہ ہو جائے تو جسم میں کیمیکل عمل سست ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کئی قسم کی سانس کی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں اور نوبت دمہ تک بھی پہنچ سکتی ہے۔

ڈاکٹر صاحبان ہر سال اپنے مریضوں کے لئے اربوں روپوں کے وٹامن اور ٹانک تجویز کرتے ہیں۔ لیکن ان کی افادیت محض خیالی ہے۔ انسانی جسم وٹامن اور نمکیات سے صرف اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکتا ہے جب کہ انہیں دوسری خوراک کے ساتھ ملا کر ان کی قدرتی حالت میں استعمال کیا جائے۔ جب ان کو حاصل کرنے کے لئے دوسری اشیاء سے علیحدہ کیا جاتا ہے تو اس عمل کے دوران ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کھانے سے وہ جسم میں نقصان دہ مواد چھوڑ جاتے ہیں وٹامن اور نمکیات اگر زیادہ مقدار میں لئے جائیں تو جسم کے لئے انہیں جذب کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

یہ نام نہاد "سافٹ ڈرنک" خالی کلوریز (CALORIES) اور کینسر پیدا کرنے والے کیمیکلز سے بھرپور ہوتے ہیں۔ چائے اور کافی ایک نشہ کی طرح انسان کو لگ جانے والی مشروبات ہیں۔ اور یہ بلڈ پریشر کی زیادتی، گردوں کا فیل ہو جانا اور معدہ کے السر جیسی بیماریاں پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ڈائمنڈ اور میریلین ڈائمنڈ نے ایک کتاب موسومہ "فٹ فار لائف" لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے اس بارے میں مکمل تفصیلات دی ہیں۔ یہ دونوں میاں بیوی اس فیلڈ میں ماہرین کا درجہ رکھتے ہیں۔

یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ جتنا خطرہ نوع انسانی کو اس قسم کی اشیائے خورونوش سے ہے۔ اتنا شائد ایٹمی اسلحہ سے بھی نہ ہو۔ لیکن پوچھا جا سکتا ہے کہ پھر اتنی نقصان دہ اشیائے خوردونوش کیوں اتنی زیادہ مقدار میں تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عام پبلک اپنے منہ کے ذائقوں کی غلام ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ غذائی اشیاء پیدا کرنے والے کارٹل اور بڑے بڑے تجارتی ادارے اپنی انتہائی طاقتور اشتہاری مہم کے ذریعے لوگوں کو ان چیزوں کے استعمال کے لئے مجبور کرتے ہیں اور افسوسناک بات یہ ہے کہ میڈیکل برادری کے لوگ بھی ان اداروں کے ساتھ ملی بھگت کر رہے ہیں۔

لیکن یہ صورت حالات اب زیادہ دیر نہیں چل سکے گی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسطرف تبدیلی کی رو پہلے ہی چل رہی ہے لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے کچھ تو سائنسی تحقیق سے متاثر ہو کر اور کچھ اپنے تجربہ کی روشنی میں اپنے کھانے کے مینو تبدیل کرنے شروع کر دئیے ہیں اور جوں جوں ان باتوں کے متعلق واقفیت بڑھتی جائے گی اور اس کا اثر لوگوں کی غذائی عادات پر پڑنا شروع ہو گا تو کھربوں ڈالر کے غذائی اور دواؤں کے کاروباری حلقوں میں کھلبلی مچ جانا یقینی ہے۔ اس وقت یہ لوگ پھر اپنے اس حرص اور دھوکے کے کاروبار کے لئے تیسری دنیا کا رخ کریں گے اور اپنے لوگوں کی طرف سے ان ٹھکرائی ہوئی اشیاء کو تیسری دنیا کے لوگوں کے گلوں سے اتارنے کی ہر کوشش کریں گے اور یہ بات کوئی نئی نہیں ہو گی۔ اس سے پہلے سگریٹ، بعض دواؤں، فرسودہ آلات حرب، متروک ٹیکنالوجی اور ریڈیو ایکٹو بقیہ جات (RADIO ACTIVE WASTE) جیسی چیزوں کے متعلق ہم اس تجربہ سے گزر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مغرب کے نزدیک تیسری دنیا کا ایک استعمال یہ بھی ہے کہ جو چیزیں ان ممالک میں نہ بک سکیں یا ناپسند سمجھی جائیں وہ آسانی سے ان ممالک میں کھپائی جا سکتی ہیں۔

لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایسی صورت حال اگر پیدا ہو جائے تو ہمارا رد عمل کیا ہونا چاہیئے۔ تو اس سلسلے میں ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے لوگوں کو خوراک اور غذائیت کے متعلق جو انقلابی باتیں معلوم ہو رہی ہیں ان سے کماحقہ واقف کریں۔ تاکہ وہ خود بخود ان اشیاء سے پرہیز کریں اس کے علاوہ گورنمنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ مناسب قوانین بنا کر یا دیگر ذرائع اختیار کر کے اپنی پبلک کو مغرب کے ایسے تجارتی اداروں کی یلغار سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

(ماخوذ دی نیوز جمعرات ۱۹ ستمبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

عطاء اللہ کھوکھر ۔ نیوجرسی ۔ امریکہ

محترمہ زینب بیگم صاحبہ

مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۹۰ء کی اخبار میں محترمہ زینب بیگم صاحبہ کے کچھ حالات زندگی چھپ چکے ہیں خاکسار کی وہ رشتہ میں ساس تھیں۔ میں انہیں "امی جان" کہہ کر بلایا کرتا تھا۔ اس وقت سے ہی میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں بھی چند باتیں جو کہ ہمیشہ امی جان کے متعلق میرے دماغ میں تصویر کی طرح نظر آتی ہیں لکھ دوں۔ تاکہ ان کا ذاتی کردار۔ نیکی۔ شرافت حیا اور خاص طور پر انسانی رشتوں کی پہچان کا تعلق ہے اس کا بھی تجربہ ہو جائے کہ وہ کتنی عظیم ہستی تھیں۔ محترمہ امی جان کی دو بڑی بہنیں تھیں۔ عائشہ بیگم صاحبہ اور سکینہ بیگم صاحبہ دونوں بہنوں سے چھوٹی امی جان تھیں۔ دونوں بڑی بہنیں اپنی زندگی کے اوائل میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں اور ان دونوں بہنوں نے امی جان کے مکان واقع سیالکوٹ میں رہائش اختیار کر لی اور یہ طرز رہائش سالہا سال چلتی رہی تینوں بہنوں کے بچے تھے۔ ایک گھر اور ایک ہی باورچی خانہ جس کی ذمہ داری امی جان پر تھی۔ امی جان کا صبح اٹھ کر پراٹھے پکانا اور ہم سب نے باورچی خانہ میں ہی بیٹھ کر ناشتہ کرنا ابھی تک یاد ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے کل کی بات ہے ایسی نیک خاتون تھیں کہ میں نے کبھی ایسا وقت نہیں دیکھا کہ کسی قسم کی گھر میں ناراضگی کا احساس ہو۔ سب سے بڑی خالہ جان نے جب اپنا مکان بنا لیا تو وہ وہاں نقل مکانی کر گئیں۔ وفات سے کچھ پہلے بیماری کی حالت میں ان دونوں فرشتہ صفت خواتین اپنی بڑی بہن کو واپس اپنے گھر لے آئیں جہاں پر ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

میری شادی ۱۹۴۳ء میں ہوئی میں اپنے سسرال گھر کیلئے بالکل اجنبی تھا۔ میرے والد محترم صوفی محمد شفیع صاحب مدفون بہشتی مقبرہ کے میری اہلیہ فہمیدہ بیگم کے نانا محترم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب آرمی کنسٹریکٹر کے ساتھ کچھ کاروباری تعلقات تھے۔ میرے سسر محترم بابو ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب میری شادی سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے مگر جب بھی ان کا ذکر آیا سب نے یہی کہا کہ "بابو جی" بڑے اچھے اور متقی انسان تھے۔ وہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ کے باسی تھے اور ساری عمر ملازمت برما میں کی تھی۔

جس وقت میری شادی ہوئی اس وقت بھی میری حیثیت بہت معمولی تھی نہ تعلیم نہ مال اور نہ ہی کوئی خاص رتبہ۔ میری اہلیہ فہمیدہ بیگم صاحبہ شادی سے پہلے ملازمت کرتی تھیں۔ میں ان دنوں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مدراس (انڈیا) میں مقیم تھا۔ شادی کی تقریبات ختم ہوئیں تو میں چند دنوں کے لئے سیالکوٹ گیا۔ ایک دن بعد دوپہر اوپر کمرہ میں چارپائی پر بیٹھا تھا کہ محترمہ امی جان اور محترمہ خالہ جان سکینہ بیگم صاحبہ میرے پاس آکر بیٹھ گئیں۔ مجھے ہر لمحہ یہ محسوس ہو رہا تھا۔ کہ ان دونوں خواتین کے دل میں میری عزت اور پیار ہے اور ان کے چہروں سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا۔ محترمہ امی جان حد سے زیادہ شرمیلی اور ٹھنڈے مزاج کی خاتون تھیں وہ بالکل خاموش کبھی میری طرف دیکھتیں اور پھر نظریں جھکا لیتیں۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر حیا کی وجہ سے بول نہیں سکتیں۔ آخر محترمہ خالہ جان نے بات شروع کی کہ عطاء اللہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہی الفاظ تھے جو ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں اور میں ان سے لطف اندوز بھی ہوتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے لکھا ہے میں کوئی زیادہ سدھ بدھ والا آدمی نہ تھا۔ اس وقت میری عمر بھی ۲۳ برس کی تھی ان کا مقصد نہ سمجھ سکا اور میں نے سوچا کہ خالہ جان پوچھ رہی ہیں کہ فہمیدہ کیسی ہے۔ میں نے معصومانہ انداز میں جواب دیا کہ ٹھیک ہے اور وہ دونوں فرشتہ صفت خواتین شرما بھی گئیں اور تھوڑا سا مسکرا بھی دیا۔ پھر خالہ جان نے کہا کہ ہم فہمیدہ کی ملازمت کے متعلق پوچھ رہے ہیں کہ آیا وہ ملازمت کرتی رہے یا نہ کرے۔ میں نے گذارش کی کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر فہمیدہ ملازمت کرتی رہے۔ اس میں دو باتیں تھیں ایک یہ کہ میری اجازت ملازمت کے سلسلہ میں اور دوسری فہمیدہ گھر میں کچھ مالی مددگار بھی تھی۔ اور ان کا خیال تھا کہ فہمیدہ جس طرح شادی سے پہلے گھر میں ہاتھ بٹا رہی تھی اب بھی بٹاتی رہے۔ میں چونکہ ملازمت کے سلسلہ میں باہر تھا اور ہمارا ابھی اپنا گھر نہ بنا تھا تو یہ سلسلہ شادی سے پہلے چل رہا تھا۔ یقیناً اس پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تھا۔ اس واقعہ کے قریباً ۲۔۳ ماہ بعد میری اہلیہ فہمیدہ اپنے خالہ زاد بھائی محترم محمود احمد صاحب (بڑی خالہ سکینہ بیگم صاحبہ کے بیٹے) کے ہاں امرتسر گئی۔ واپسی پر سفر کے دوران ان کا ایک بکس جس میں کچھ قیمتی کپڑے اور زیور وغیرہ تھے بس کی چھت سے گم ہو گیا۔ اس کے متعلق محترمہ امی جان نے مجھے خط لکھا۔ یقین جانیں کہ یہ خط نہ تھا ایک قسم کا معافی نامہ تھا کہ میں فہمیدہ کی اس غلطی پہ ناراض نہ ہوں اور "دل میلا نہ کروں" یہ الفاظ بھی ابھی تک مجھے یاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نہ ہی اس وقت اور نہ ہی اب مجھے یاد ہے کہ اس بکس میں کیا کیا تھا اور کونسی چیزیں ضائع ہوئیں۔

پرانے وقتوں میں ماں باپ اپنے بچوں کی زندگیوں کو خوشگوار بنانے کے لئے کیا کیا جتن نہیں کرتے تھے قریباً ہر ماہ ان کا نصیحت آموز اور پیار بھرا خط آتا اور یہ آپس کا بھروسہ اور پیار کا تعلق اس قدر بڑھا کہ ۱۹۴۷ء میں جب میں کوئٹہ اپنی اہلیہ اور بچوں (عزیزم لیفٹیننٹ کرنل عامر ضیاء اور میجر طاہر عطا کھوکھر) کو چھٹیوں میں کوئٹہ لے جانے لگا تو محترمہ امی جان نے خواہش ظاہر کی کہ فہمیدہ کی چھوٹی بہن بشریٰ بیگم صاحبہ جن کی عمر اس وقت ۱۷۔۱۸ برس کی تھی اسے بھی ساتھ لے جاؤں۔ اس بات سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ امی جان کو مجھ پر کس قدر اعتماد تھا۔ برسبیل تذکرہ انہیں دنوں پاکستان معرض وجود میں آیا اور ملک میں قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ میں اپنے بچوں اور بشریٰ بیگم صاحبہ کو انبالہ جہاں پر میری اور میری اہلیہ کی ملازمت تھی لے آیا۔ چند دنوں بعد انبالہ کے حالات مخدوش ہو گئے تو میں گھر والوں کو دہلی اپنے والد محترم صاحب کے پاس چھوڑ آیا۔ دہلی جس علاقہ میں ہمارا گھر تھا وہاں آبادی راجستان کی ہندھانی قوم کی تھی جو بہت پکے اور جوشیلے مسلمان تھے۔ جیسے ہی میں واپس انبالہ آیا تو ریڈیو پر خبر سنی کہ جہاں ہمارا گھر تھا ہنگاموں کی وجہ سے پولیس نے وہ علاقہ خالی کروا لیا ہے۔ اس وقت میرے لئے سخت پریشانی کا عالم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے غیبی ذرائع سے مدد کی اور مجھے ۶۔۷ فوجی ٹرک جو کہ دہلی جا رہے تھے ان کے ساتھ جانے کی اجازت مل گئی۔ دہلی پہنچ کر پتہ چلا کہ میرے گھر والے بمعہ میری سالی بشریٰ بیگم کے پرانے قلعہ منتقل ہو گئے ہیں۔ جب وہاں پہنچا تو کافی تلاش کے بعد اپنے تمام گھر والے ایک سپیشل ٹرین جو کہ لاہور روانہ ہونے والی تھی مل گئے۔ اس ٹرین میں میرے اپنے بچوں کے علاوہ میرے والد صوفی محمد شفیع صاحب میری والدہ عائشہ بیگم صاحبہ میری پھوپھی زاد بہن اور بھاوجہ صفیہ بیگم صاحبہ میرے بھتیجے محمد افضل کھوکھر اور ان کے چار بھائی سوار تھے ان کے علاوہ اس ٹرین میں محترم سید امجد علی صاحب آف سیالکوٹ ان کے صاحبزادے کرنل ڈاکٹر سید محمد اسلم صاحب اور ڈاکٹر سید محمد احسن صاحب اور ان کی بہن اور بچے بھی سوار تھے۔ ان سب کو فوجی ٹرکوں پر بٹھا کر واپس انبالہ چھاؤنی لے آیا اور ۲۔۳ روز کے بعد فوجی کانوائے کے ذریعے ہم سب لوگ بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور محترم سید امجد علی شاہ صاحب اور میرے والد صاحب کی دعائیں ہمارے آڑے وقت میں کام آئیں۔ بشریٰ بیگم صاحبہ کو محترم سید امجد علی شاہ صاحب کے ہمراہ سیالکوٹ امی جان کے پاس بھیج دیا۔

افسوس کہ محترمہ امی جان اچانک ۱۱ دسمبر ۱۹۴۷ء کو دل کا دورہ پڑنے سے اپنے گھر واقع محلہ کشمیری شہر سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس نیک خاتون کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ بے مثال ماں تھیں۔ بے مثال ساس تھیں۔ آپ موصیہ تھیں مگر ملکی حالات کی وجہ سے سیالکوٹ میں دفنا دی گئیں۔ ان کا کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔ یہ صرف امی جان نے ہی مجھے ماں جیسا پیار نہ دیا تھا۔ بلکہ محترمہ خالہ جان کا بھی یہی حال تھا جن دنوں ۱۹۵۰ء میں میں کاکول (ایبٹ آباد) میں تھا تو بڑی خالہ جان گرمیوں میں میرے پاس آکر رہیں۔ بہت اعلیٰ اخلاق کی مالکہ تھیں۔ ان کی دو سوتیلی بیٹیاں تھیں ایک کی شادی انہوں نے روشن دین صاحب تنویر (ایڈیٹر الفضل) سے کی تھی۔ اور دوسری جناب سعید احمد اعجاز صاحب کی والدہ تھیں مجھے کئی سین یاد ہیں جبکہ تنویر صاحب اور سعید احمد اعجاز صاحب محترمہ خالہ جان کے پاس آیا کرتے تھے تو جس انداز سے ان کی آپس میں گفتگو ہوتی تھی۔ پتہ چلتا تھا کہ ان لوگوں میں دلی لگاؤ ہے اور گفتگو میں اخلاص ہے اور یہ لوگ خالہ جان کا بے حد احترام کرتے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان خواتین و حضرات کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور اس گنہگار کے لئے بھی دعا کریں کہ مولا میرے گناہ معاف کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

"بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں" (حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد احمد ابن سلیم احمد
محمد آباد

محمد آصف شہزاد ابن شیخ عبدالشکور
ربوہ

محمد اسماعیل ابن عبدالمالک
کوئٹہ

نائلہ سندس بنت چوہدری محمد اشرف بھجن
سعد اللہ پور۔ ضلع گجرات

لعتہ الرافع بنت چوہدری نسیم احمد چیمہ
دھیر کے کلاں ضلع گجرات

محمد منظفر ابن محمد ادریس شاہد
ربوہ

محمد رضوان ابن احمد صادق
ربوہ

محمد حاتم ابن محمد احمد انور
کنری سندھ

محمد آصف ابن ناصر احمد
احمد نگر ضلع جھنگ

محمد انجم ابن محمد اسلم
محمد آباد

سید محمد عمیر گردیزی
میرپور خاص

محمد ثناء ابن محمد عباس
ناصر آباد ضلع تھرپارکر

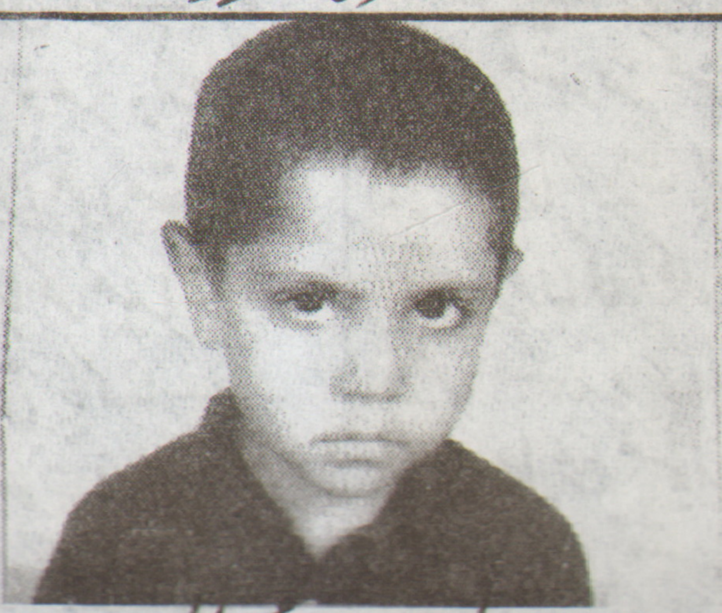
محمد ادریس ابن محمد لطیف
چک ۱۵۱، ضلع منظفر گڑھ

محمد طلحہ ابن محمد یحییٰ
ناصر آباد سندھ

محمد عرفان ابن محمد عظیم
کنری سندھ

محمد قاسم احسان ابن محمد اجمل
احسان ۔ ربوہ

محمد قاسم ابن رشید احمد
ربوہ

محمد فاتح ابن دلاور حسین پٹھان
خان ۔ گلورچی ضلع بدین

محمد احسن بٹ ابن محمد انور بٹ
احمد نگر ضلع جھنگ

محمد فاتح ابن محمد ظفر اللہ خان
کوئٹہ

محمد بلال ابن محمد حسین
محمد آباد ۔ سندھ

محمد زبیر ابن مرزا محمد ارشد
ربوہ

محمد عمار ابن ناصر احمد
صادق پور

محمد سرفراز ابن محمد ارشد
چک نمبر ۹۳، ضلع بہاولنگر

محمد ندیم احمد ابن محمد نعیم
کراچی

منصور احمد ابن ناصر احمد
کراچی

مریم صدیقہ بنت بشارت احمد
تھرپارکر سندھ

مبارک احمد ابن نعیم احمد
کنری سندھ

معاذ احمد ابن ڈاکٹر انور احمد
لاہور

مسعود احمد ابن قدیر احمد
معراجکے ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ میں جیئے سندھ ترقی پسند محاذ کی تین روزہ ہڑتال کے تیسرے روز بھی دھماکوں اور فائرنگ کے واقعات میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ لاڑکانہ میں بموں کے چار دھماکے ہوئے۔ ٹریفک بھی معطل رہی۔ کراچی میں ہفتے کو ہونے والے دھماکوں میں ایک تنظیم کے سو سے زیادہ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ سکھر سے حیدرآباد تک ۲، سو میل کے علاقے میں قومی شاہراہ پر سارے دن دہشت گردوں کا قبضہ رہا خیرپور کے قریب بس پر فائرنگ سے ۱۳، اور مورو میں آتش گیر مادہ پھینکے جانے سے ۴، افراد زخمی ہو گئے۔ سڑکیں سنسان رہیں ٹرینوں کی آمد و رفت روکنے کے لئے ریلوے لائن پر رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں یہ احتجاج سندھ کے قائم مقام وزیر اعلیٰ کے طور پر ایم کیو ایم کے رکن اسمبلی کی تقرری کے خلاف کیا گیا ہے۔

○ سرگودھا میں بنک سے ۵، لاکھ روپے لوٹ لئے گئے فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔

○ کراچی میں ہر امرا اپارٹمنٹ میں ایک کالج کے ہاسٹل کے سامنے اندھا دھند فائرنگ سے خوف و ہراس پھیل گیا۔

○ بچیکی کے نواحی گاؤں میں دن دہاڑے کسانوں کے گھر لوٹ لئے گئے۔ عورتوں کے کپڑے پھاڑنے کے واقعات کی بھی اطلاع ملی ہے۔ لاہور میں یکی گیٹ میں ۱۵ سالہ لڑکے کو قتل کر دیا گیا۔

○ بلوچستان اسمبلی میں بی این ایم کے رکن نے پریس کے رویّہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے دھمکی دی کہ وہ اخبار تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ اس پر صحافیوں نے جوابی احتجاج کے طور پر کارروائی کا بائیکاٹ کر دیا۔

○ بلوچستان کے صوبائی وزراء کی تنخواہ سات ہزار سے بڑھا کر ۱۵ ہزار ماہانہ کر دی گئی ہے اس کے علاوہ وہ کرائے کی رہائش کے لئے ۲، ہزار مزید حاصل کرنے کے بھی حق دار ہوں گے۔

○ چارسدہ کے ایک شخص کو کراچی سے اغوا کر کے لنڈی کوتل پہنچا دیا گیا ملزموں نے تاوان کے لئے ۵، لاکھ روپے طلب کئے ہیں۔

○ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ٹاؤن شپ میں اندھا دھند کھمبے پکڑے گئے۔ ۶، افسروں کو فوری طور پر تبدیل کر دیا گیا۔ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پانے والے ملازمین کمرشل پلازوں کے مالک پائے گئے۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ اگر صدر نے کچھ نہ کیا تو وہ تینوں مسلح افواج کے سربراہوں سے حکومت کے خاتمے کی درخواست کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب سب کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا جو نہیں چلے گا وہ پیچھے رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ محفل ختم ہونے والی ہے اب پکا راگ ہوگا۔

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ عوام کو لوٹنے والے اسمبلیوں میں ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ کوآپریٹو سکینڈل کے ذمہ داروں کے خلاف خصوصی عدالتوں میں مقدمے چلیں گے انہوں نے کہا کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا دامن پاک ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیر اعظم کے خلاف باضابطہ تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں کوئی سندھی نہیں رہا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں ایرانی طرز کا انقلاب لایا جائے۔

○ لیفٹیننٹ جنرل آغا نیک محمد حاضر سروس فوجی کے طور پر واپڈا کے چیئرمین کے فرائض سرانجام دیں گے وہ فروری ۱۹۹۳ء میں فوج سے ریٹائر ہوں گے۔

○ اے این پی کے بشیر بلور نے کہا ہے کہ جب بھی کالا باغ ڈیم بنا وزارتوں کو لات مار کر تحریک چلائیں گے۔

○ اے سی کھاریاں کے خلاف احتجاجی جلوس پر پولیس کی فائرنگ اور لاٹھی چارج سے ۷۰، افراد زخمی ہو گئے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے واپڈا کے چیئرمین جنرل زاہد علی اکبر پر لگائے جانے والے الزامات کی تفصیل طلب کر لی ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے یہ موقف اختیار کیا کہ درخواست گزار باقاعدہ ملازم نہیں تھے لہذا رٹ دائر کرنے کا استحقاق نہیں بنتا۔

○ ضلع جھنگ کی تحصیل چنیوٹ کے دو گاؤں مخالفوں نے ذاتی دشمنی کی بناء پر لوٹ مار کر کے اجاڑ کر رکھ دیئے پولیس پر سرپرستی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ڈھائی سو افراد حملے کرتے رہے۔

غیر ملکی خبریں

○ اسرائیل اور فلسطینی عربوں کے درمیان گزشتہ روز میڈرڈ میں پہلی بار تاریخی ملاقات ہوئی جو پانچ گھنٹے تک جاری رہی اس میں قیام امن کے لئے مزید بات چیت جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور کشمیری حریت پسندوں کے درمیان شدید جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ ان جھڑپوں میں متعدد بھارتی ہلاک ہو گئے۔

○ جامع مسجد دہلی کے امام بخاری نے بابری مسجد کا مسئلہ ۲۴ گھنٹوں میں حل کرنے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس عرصے میں مسئلہ حل نہ ہوا تو انتہائی قدم اٹھائیں گے۔

○ سری نگر میں اسمبلی ہال پر مجاہدین نے راکٹوں سے حملہ کیا اسی طرح پولیس کیمپ پر دستی بموں سے حملے کئے گئے اور فائرنگ کی گئی۔

○ یورپی پارلیمنٹ کے وفد کے سربراہ مسٹر جان سٹیونسن نے کہا ہے کہ کشمیر ہر لحاظ سے ایک عالمی مسئلہ ہے۔ یورپی پارلیمنٹ کو صورت حال پر گہری تشویش ہے بھارت کا کشمیر کے واقعات کو چھپانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

○ غیر قانونی آئرش ری پبلکن آرمی نے جو آئرلینڈ کی برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے ایک برطانوی ہسپتال میں بم کا دھماکہ کیا جس سے دو فوجی ہلاک اور ۷، افراد زخمی ہو گئے۔

○ کابل حکام نے احتجاج کیا ہے کہ حکمت یار اور عبد الرسول سیاف پاکستان کے ایک ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر افغانستان آئے دونوں نے مجاہدین کی چوکیوں کا معائنہ کیا اور واپس چمن چلے گئے۔

بقیہ: صدا سے آگے

(اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو) اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی پیروی کے نتیجے میں فرمایا ... تمہارا پھل یہ ہے کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صہ۳ سے آگے

ہماری زبان پر ہمارے خدا اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پابندیاں عائد کی ہیں ان میں سے بیس نواہی آپ کے سامنے مختصر طور پر پیش کر دی گئی ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZDA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 100/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE اٹھراء کورس 90/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوئیٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پتہ

لاہور میں لیزر پرنٹر دو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

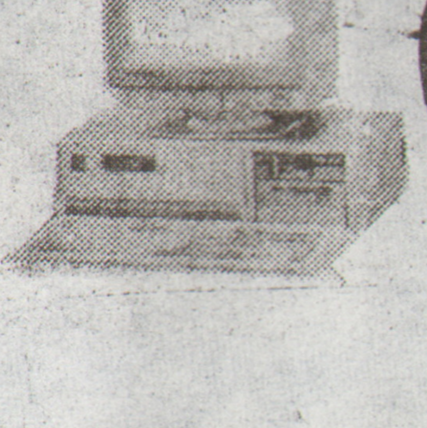

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندئ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷
Concept Advertisers